سیر وسیاحت کے آداب وشرائط شریعت اسلامیہ کی روشنی میں

Terms and Manners of Tourism in the light of Islamic Sharia

Dr Muhammad Mumtaz ul Hassan
Assistant Professor at: Minhaj University Lahore:
drmumtaz365@gmail.com
Zia Ul Mustafa Makki
PhD Scholar at Sultan Sharif Ali Islamic University Brunei
Darussalam: alazhari921@gmail.com

Abstract

Islam is a complete code of life, which addresses every aspect of life. Whether it's family life, the economy or the society, or even whether a person is at home or travelling. Rules pertaining to travelling are briefly discussed in Quran and Hadith but in this era, Tourism is facing many challenges as it has become associated with entertainment alone, which often tends to oppose the fundamental Islamic principles. As a result of this, Muslims who hold their faith dear, tend to avoid doing this kind of tourism as it is against their personal and religion values. In response to this, the 'halal tourism' term has come into existence. This is tourism which is in adherence to and fulfils the Islamic needs. The question arises whether current tourism is as per the Islamic Terms and manners and therefore fulfilling the needs of Muslims who undertake tourism for this reason. The question also arises as to what the fundamental principles (Terms and manners) of Halal and Islamic tourism are, what are its aims and what can be the practical causes of Islamic tourism.In addressing the need and importance of Halal Tourism, the fundamental and underlying principles are evident within the Islamic Teachings. As there are life values outlined by Islamic teachings such as: Halal earning, means and method of communication, accommodation, tourism also has fundamental principles which are outlined within the Islamic Tradition. In this research article, we will shed light upon the basic principles of Halal Tourism, it's various aspects and also the practical ways in which tourism can occur, that therefore it will be in line Islamic values and teachings.

Keywords: Terms, Manners, Tourism, Islamic sharia, Halal Earning, Challenges.

سفر کسی بھی انسانی زندگی کا جزو لاینفک ہے اور ہر انسان مختلف اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے سفر کرتا ہے۔ چاہے وہ مقصد زیارت حرمین شریفین ہو (جو سب سے بہترین سفر ہے) یا حصول علم ہو، اور چاہے وہ

مقصد تلاش رزق ہو یا زیارت صالحین ہو یا وہ مقصد ترویح و تفریح نفس ہو جسے سیاحت کا نام دیا جاتا ہے۔ تو اس طرح سفر کو حدیث پاک میں جہاں قطعہ عذاب[1] کہا گیا ہے، وہاں یہ سفر سنت رسول ﷺ بھی ہے اور اس کے بے شمار فوائد بھی ہیں۔ جس طرح حدیث مبارکہ میں مسافر کی دعاء کو درجہ قبولیت عطاء فرمایا، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ، لَا شَكَّ فِيهِنَّ، دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ[2]"

"تین دعائیں بلاشبہ قبول ہیں، ۱۔ مظلوم کی دعاء، ۲۔ والد کی دعاء، ۳۔ مسافر کی دعاء۔"

اللہ تعالی نے سفر کے لئے قرآن پاک میں سیر کا مادہ استعمال فرما کر اس کے اغراض و مقاصد میں معرفت الٰہیہ کا حصول، اس ذات کی قدرت کا اظہار اور عبرت کا ذکر فرمایا۔ قرآن پاک "قل سيروا في الأرض[3]" چار بار آیا ہے، جن میں تین بار سیر کا مقصد عبرت بیان فرمایا اور ایک بار اللہ رب العزت کی معرفت کے حصول و قدرت کے اظہار کو سیر کی غرض و غایت گردانا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾[4]

---

[1]. حدیث مبارکہ میں ہے کہ: "السفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَه وَشَرَابَه وَنَومَه، فَإِذَا قَضَى نُهْمته فَلْيُعَجِّلْ إِلى أَهْلِه" (سفر عذاب کا ٹکڑا ہے جو تمہیں کھانے پینے اور سونے سے روکے رکھتا ہے، جب تم میں سے کوئی شخص اپنی حاجت پوری کر لے تو جلد از جلد گھر لوٹ آئے)۔ (البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، فہرسۃ مکتبۃ الملک فھد، الریاض، ۲۰۰۸، رقم الحدیث ۱۷۶۱، ج ۱، ص ۴۷۷)۔

Bukh¥rÏ, Muhammad Bin ¢Ism¥¢Ïl, Al-sahÏh, Maktabah al-malik Fehad, al-riy¥z, 2008.# 1761, vol:1, P:477

[2]۔ ابو داوود، سلیمان بن اشعث، السنن، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان، ۱۹۹۴، رقم الحدیث 1536، ج 1، ص 568.

Abū Dawūd, Sulaymānm b. Ashath, Al-sunan, D¥r al-fikr, Beirut, Lebonan, 1994.#1536, vol:1, P: 568

[3]۔ پہلی بار سورہ انعام آیت نمبر ۱۱، دوسری بار سورہ نمل آیت نمبر ۶۹، تیسری بار سورہ عنکبوت آیت نمبر ۲۰ اور چوتھی بار سورہ روم آیت نمبر ۴۲ میں بیان فرمایا گیا ہے، سورہ عنکبوت کے علاوہ باقی تینوں مقامات پر عبرت کیلئے ذکر کیا گیا۔

[4]۔ العنکبوت 20:29

Al-ᶜAnkabūt, 29: 20

"فرما دیجئے: تم زمین میں (کائناتی زندگی کے مطالعہ کے لئے) چلو پھرو، پھر دیکھو (یعنی غور و تحقیق کرو) کہ اس نے مخلوق کی (زندگی کی) ابتداء کیسے فرمائی پھر وہ دوسری زندگی کو کس طرح اٹھا کر (ارتقاء کے مراحل سے گزارتا ہوا) نشو و نما دیتا ہے۔ بیشک اللہ ہر شے پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔"

اور سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی سفر کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سَافِرْ تَجِدْ عِوَضاً عَمَّنْ تُفَارِقُه وَانْصَبْ فَإِنَّ لَذِيْذَ الْعَيْشِ فِي النَّصَبِ[5]

ترجمہ: سفر کرو، جس سے تم جدا ہوئے تھے اس کا عوض تمہیں مل جائے گا، اور تکلیف برداشت کرو کیونکہ زندگی کی لذت تکلیف و تھکن میں ہی پنہاں ہے۔ اور اسی طرح اپنے ایک اور شعر میں سفر کی اہمیت و فوائد بیان کرتے ہیں:

تغرّبْ عن الأوطان في طَلَب العُلا وسافِرْ ففي الأسفار خمسُ فوائِدِ

تَفَرُّجُ هَمٍّ، واكتِسابُ مَعيشةٍ وعلمٌ، وآدابٌ، وصحبةُ ماجِدِ[6]

"بلندی کی تلاش میں اپنے وطن سے دور نکل جا، اور سفر کر، پس سفروں میں پانچ فوائد ہیں، پریشانی کا حل، روزی کی تلاش، حصول علم، آداب اور نیک بزرگوں کی صحبت۔"

سیر و سیاحت کے مقاصد میں جہاں عبرت حاصل کرنا ہے، وہاں یہ تفریح کا سامان بھی ہوتی ہے۔ ایسی تفریح جہاں ایک مسلمان اپنی فیملی و اہل و عیال کے ساتھ کسی بھی تفریحی مقام پر جا کر لطف اندوز ہو سکے اور اپنے ذہن کو راحت دے سکے۔ وہ اس تلاش میں ہوتا ہے کہ وہ جہاں سیاحت پر جائے وہاں اسے ایسا ماحول ملے جو اسلامی شروط و آداب کے مطابق ہو اور مسلمانوں کیلئے مناسب ہو، جس میں اس کے بچوں کی اخلاقی تربیت میں بھی خلل نہ آئے اور ان کی عملی زندگی بھی متاثر نہ ہو۔ جہاں اسے ہوٹل کے میس مینیو میں حرام گوشت و حرام مشروبات کی بجائے حلال گوشت و حلال مشروبات کی یقین دہانی کروائی جا سکے۔ سوئمنگ پول مرد و عورت کے الگ الگ ہوں، ہوٹل سے متصل کلب کی بجائے مسجد بھی ہو، جہاز کی پاکٹ میں قرآن پاک ملے، سکرین پر فلموں اور فحش پروگرام

---

5. الشافعی، محمد بن ادریس، الجوهر النفيس في شعر الإمام محمد بن إدريس، اعداد و تعليق و تقديم: محمد إبراهيم سليم، مكتبة ابن سينا للنشر والتوزيع والتصدير، مصر الجديدة، القاهرة. ص25.

Al-sh¥fi¢Ï, Muhammad b. IdrÏs, Al-jawhar al-nafÏs fi She¢r al-im¥m Muhammad b. IdrÏs, Maktabah, Ibn SÏna, Linnash, Egypt, Cairo. P: 35

6. مصدر سابق ص۶۱۔

Ibid, p:61

کی بجائے اچھے اسلامی پروگرام دیکھنے کو ملیں۔ اس بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر حلال سیاحت کی اصطلاح اور اس کا تصور وجود میں آیا جو آج دنیا میں ایک کامیاب ترین سیاحت تصور کی جاتی ہے۔ یعنی کہ ایسی سیاحت جس کے بنیادی اصول اور مقاصد اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ اسلامی ممالک (مصر، ملائیشیا، ترکی وغیرہ) کے ساتھ ساتھ غیر اسلامی ممالک (انگلینڈ، یوکرائن، فرانس وغیرہ) بھی اس نام سے یا مختلف اور ناموں سے اسلامی سیاحت یا حلال سیاحت پر کام کر رہے ہیں کہ ہوٹل میں شراب ومنہیات وغیرہ کی عدم موجودگی اور مرد وزن کیلئے الگ الگ ساحل سمندر یا فیملی کیلئے الگ اہتمام وغیرہ۔ اس حلال سیاحت کی بدولت یہ ممالک خاطر خواہ معاشی ترقی بھی کر رہے ہیں۔

اسلامی سیاحت یا حلال سیاحت اس دور میں کسی بھی ملک کی معاشی واقتصادی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کر سکتی ہے، اس کے علاوہ ملک میں حلال سیاحت کے رجحان سے ثقافات کا تبادل ہوتا ہے اور ملکی ثقافت باہر متعارف ہوتی ہے۔ نیز بین الاقوامی تجارت کی راہیں کھل سکتی ہیں، جس سے باہر کا پیسہ اندرون ملک آتا ہے اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہونے لگتا ہے۔

ہر سفر کے اپنے اپنے آداب، شروط واحکام ہوتے ہیں، جن کی رعایت برتنا از حد ضروری ہوتی ہے، جیسے سفر حج کیلئے قرآن پاک میں فرمایا: فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ[7]

"حج کے دنوں میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے اور نہ کوئی (اور) گناہ اور نہ ہی کسی سے جھگڑا کرے"

اسی طرح تلاش معاش، حصول رزق وتجارت کیلئے جو سفر کیا جاتا ہے اس کے اپنے آداب ہیں کہ ایمانداری کو ملحوظ خاطر رکھا جائے، حلال مال سے اور حلال طریقے سے کمایا جائے، ممنوع بیوع سے بچا جائے وغیرہ۔ اسی طرح سیاحت کے بھی اسلامی آداب ہیں، جن کی رعایت برتنا از حد ضروری ہے تاکہ سیاحت کرنے والا تفریح وترویح نفس سے بھی لطف اندوز ہو سکے اور اس سے کسی بھی طرح شریعت مطہرہ کا دامن بھی ہاتھ سے نا چھوٹنے پائے۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ حلال سیاحت یا اسلامی سیاحت کے اسباب میسر کئے جائیں، اس کی طرف عملی اقدامات کئے جائیں اور ممکنہ حد تک اس کو عملی صورت میں لایا جائے۔ یہاں اس علمی بحث کی ابتداء میں سفر کے چند

---

[7]۔ البقرۃ2:197

Al-baqarah, 2: 187

وہ عمومی شرائط وآداب ذکر کئے جائیں گے جو سیر وسیاحت سے متعلقہ ہیں، پھر عصر حاضر کے مطابق حلال سیاحت کے بنیادی پہلوؤں میں خصوصی شروط وآداب پر شریعت اسلامیہ کے حوالے سے الگ الگ روشنی ڈالی جائے گی۔

سیر وسیاحت کے عمومی شرائط آداب

حلال سیاحت کے لئے ضروری ہے کہ سفر کا قصد اس جگہ کا کیا جائے جہاں آپ شریعت مطہرہ کے مطابق رہ کر اپنے آپ کو راحت دی جاسکے اور خوش کیا جاسکے، اور وہ سفر اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب رسول کریم ﷺ کے قرب کا ذریعہ بنے، تاکہ دنیا وآخرت میں سود مند ہو، سفر کرنے والے کی نگاہوں کی بھی حفاظت ہو اور وسعت ظرفی واعلی اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے تاکہ سفر کی اونچ نیچ برداشت کرنے کی ہمت ہو، اور جانے سے پہلے الوداع کرے، وقت کا ضیاع نا ہو، فضول خرچی نا ہو، غیر محرم کے ساتھ سفر نا کیا جائے، اور یہ سیاحت حلال پیسوں سے ہو کہ کسی کا غصب شدہ مال نا ہو، چوری، سود یا جوا وغیرہ سے نا کمایا گیا ہو، اسی طرح کسی بھی حرام طریقے سے کمائے ہوئے مال سے کی گئی سیاحت حلال سیاحت متصور نہیں ہوگی، کیونکہ حلال کمائی ایک بنیادی اور اہم رکن ہے۔ جب کسی چیز کی بنیاد ہی ٹھیک نا ہو تو عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح جانے سے پہلے استخارہ کیا جائے کیونکہ رحمت دوعالم کی سنت ہے، سفر کا اچھا نیک ساتھی منتخب کیا جائے، اور سفر کا امیر منتخب کیا جائے، تقوی کا دامن ہاتھ سے نا چھوٹنے پائے اور گھر والوں کیلئے خرچ چھوڑ کر سفر پر روانہ ہو، اگر سب افراد خانہ کو ساتھ نہیں لے جاسکتے اور بعض کا ساتھ لے جانا ہو تو قرعہ ڈال کر انتخاب کریں جیسا کہ سرکار دوعالم اپنی زوجات کیلئے فرماتے تھے، اور سفر سے واپسی پر مسجد میں دو رکعت نفل ادا کرنا وغیرہ جیسے امور سفر کی شروط وآداب اور سنت نبوی ﷺ میں سے ہیں۔ اسی طرح غیر محرم کے ساتھ سفر کی جو شرعی حدود ہیں ان کا بھی لحاظ برتا جائے۔ ذیل کی سطور میں چند آداب کو الگ سے بالاختصار ذکر کیا جائے گا۔

۱۔ سفر کیلئے اچھی نیت کرنا

نیت کسی بھی عمل کی قبولیت کیلئے ضروری ہے، اگر کوئی شخص سارا دن بھوکا پیاسا رہے اور ہر اس کام سے باز رہے جس کا کرنا روزہ میں منع ہو مگر اس شخص کی نیت روزہ کی نا ہو بلکہ کسی اور وجہ سے وہ اس حالت میں رہا تو اسے روزے کا ثواب نہیں ملے گا۔ حدیث مبارکہ میں ہے: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى[8]"

[8] البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، مکتبۃ الملک فھد، الریاض، ۲۰۰۸، ۱، ج۱، ص49

"بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔"

مسند احمد بن حنبل میں سیدنا ابو ہریرہ سے ایک اور حدیث مبارکہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ يَعْنِي مِنْ بَيْتِه إِلَّا بِيَدِه رَايَتَانِ رَايَةٌ بِيَدِ مَلَكٍ وَرَايَةٌ بِيَدِ شَيْطَانٍ فَإِنْ خَرَجَ لِمَا يُحِبُّ اللهُ عز وجل اتَّبَعه الْمَلَكُ بِرَايَتِه فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ رَايَةِ الْمَلَكِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلى بَيْتِه وَإِنْ خَرَجَ لِمَا يسخط الله اتَّبَعه الشَّيْطَان بِرَايَتِه فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ رَايَةِ الشَّيْطَانِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلى بَيْتِه[9].

"جب بھی کوئی نکلنے والا اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے دروازے پر دو جھنڈے ہوتے ہیں، ایک جھنڈا فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور ایک جھنڈا شیطان کے ہاتھ میں ہوتا ہے، اگر وہ ایسی جگہ کیلئے نکلتا ہے جسے اللہ عز وجل پسند فرماتا ہے تو فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہو جاتا ہے اور وہ گھر لوٹنے تک فرشتے کے جھنڈے تلے ہوتا ہے۔ اور اگر وہ ایسی جگہ کیلئے نکلتا ہے جو اللہ عز وجل کو ناراض کرتی ہے تو شیطان اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے روانہ ہو جاتا ہے، اور وہ گھر واپس آنے تک شیطان کے جھنڈے تلے رہتا ہے"

حلال سیاحت کیلئے ضروری ہے کہ سیاحت کرنے والا اچھی نیت کرلے، مثلاً قدرتی مناظر سے قدرت الٰہیہ کا تصور، اس سے اللہ کی یاد کا آنا یا یہ نیت کہ سیاحت سے تھوڑی راحت کروں گا جس سے مزید سکون ملے گا اور اچھے کام کرونگا، یا صالحین کی صحبت ہوگی، یا وعظ ونصیحت ونگاہ کی حفاظت ہوگی اور حرام کام سے بچوں گا وغیرہ۔ بعض اوقات سفر کسی بھی دنیوی غرض سے ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ کوئی بھی اچھی نیت ملادی جاتی ہے، جس سے ثواب مل جاتا ہے، مثلاً ایک عام حالت میں سودا لینے جارہا ہے تو نیت یہ کرلے کہ راستے میں موجود تکلیف دہ چیز ہٹانے جارہا ہوں وغیرہ۔

۲۔ سفر کرنے سے قبل استخارہ کرنا

Bukh¥rÏ, Muhammad Bin ¢Ism¥¢Ïl, Al-sahÏh, Maktabah al-malik Fehad, al-riy¥z, 2008. vol:1, P:49

9. احمد بن حنبل، المسند، مؤسسۃ قرطبہ، مصر۔ ج ۲، ص ۳۲۳، رقم: 8269۔

Ahmad B. Hanbal, Al-musnad, Muassisah Qurtubah, Egypt.Vol:2, P: 323, #8269

کسی بھی کام کے شروع کرنے سے قبل اس کا استخارہ کرنا رحمت دوعالم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے، کیونکہ بعض اوقات وہ کام اس شخص کیلئے بہتر نہیں ہوتا یا جس وقت وہ کرنا چاہ رہا ہوتا ہے وہ وقت بہتر نہیں ہوتا تو استخارہ سے طلب خیر ہو جاتی ہے کہ یہ کام اس کیلئے بہتر ہے یا نہیں اور دل مطمئن ہو جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں حدیث مبارکہ ہے جسے حضرت جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يُعَلِّمُنَا الإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرآنِ، يَقُول: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُم بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكعَتينِ مِنْ غَيرِ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ لْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغيُوب. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَم أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيرٌ لِي فِي دِينِي، وَدُنْيَاي، وَمعَاشِي وَعَاقِبَة أَمْرِي–أو قال: عَاجِل أَمْرِي وَآجِله–فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي، وَدُنْيَاي، وَمعَاشِي، وَعَاقِبَة أَمْرِي–أَوْ قَالَ فِي عَاجِل أَمْرِي وَآجِلِه– فَاصْرِفْه عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِه.قَالَ: وَيُسَمِّي حاجَتَه[10].

"اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے عظیم فضل وکرم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ بلاشبہ تو ہی قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ اور تو ہی جانتا ہے میں نہیں جانتا۔ اور تو غیب کی باتوں کا بہت علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے، میرے دین اور معیشت اور اخروی انجام کار میں بہتر ہے (یا یوں کہے کہ میرے جلد آنے والے معاملے اور دیر سے آنے والے معاملے میں بہتر ہے) تو اس کام کو میرے لئے مقدر کر دے اور اسے میرے لئے آسان فرما، پھر میرے لیے اس میں برکت نازل فرما، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین اور معیشت اور اخروی انجام میں برا ہے (یا یوں کہے کہ میرے جلد آنے والے معاملے یا دیر سے آنے والے معاملے میں برا ہے) تو اس کام کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور بہتر کام کو میرے لیے مقدر فرما خواہ کسی جگہ بھی ہو اور پھر مجھے اس کام سے راضی فرما"۔

---

[10]. البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، مکتبۃ الملک فهد، الریاض، رقم الحدیث ۶۱۰۰، ج۳، ص۴۶۸.
Bukh¥rÏ, Muhammad Bin ¢Ism¥¢Ïl, Al-sahÏh, Maktabah al-malik Fehad, al-riy¥z, 2008.# 6100, vol:3, P:468

اس لئے حلال سیاحت میں سفر کرنے والے کو چاہئے کہ پہلے اس سفر کا استخارہ کرے، اگر اس کے لئے بہتر ہو تو کرے ورنہ ترک کردے۔ تاکہ اس سفر کے ضرر سے بچ سکے، اور اس سفر کے منافع سے محروم نا ہو۔

۳۔ دعاء سفر

حلال سیاحت میں یہ بھی ضروری ہے کہ سفر شروع کرنے سے پہلے دعاء سفر پڑھی جائے، کیونکہ یہ سنت رسول ﷺ ہے، اور اس سے سفر میں آنے والی آزمائشوں اور تکلیفوں سے اللہ کریم محفوظ فرماتا ہے اور سفر محفوظ ومامون اور برکت والا ہوتا ہے، جس سے حصول مقاصد میں آسانی ہوتی ہے۔ ذیل میں مسنون دعاء ذکر کرتے ہیں جو سفر شروع کرنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

"سُبْحنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذا وَمَا كُنَّا لَه مُقْرِنِين وَإِنَّا إلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُون، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذا الْبِرَّ وَالتَّقْوى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضىَ، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَه، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعثاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمنْقَلبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ-وفي رواية-والْحَوْر بَعدَ الْكور وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ[11]"

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے،اک سواری کو مطیع اور مسخر کیا حالانکہ ہم اسے مطیع کرنے پر قادر نہیں تھے. اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں؛ اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقوی کے طلب گار ہیں۔ اور اس عمل کی توفیق مانگتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔۔۔۔۔۔ اے اللہ! ہم پر اس سفر کو آسان فرما۔ اور اس کی دوری کو لپیٹ لے۔ اے اللہ! تو سفر میں بھی ہمارا ساتھی اور رفیق بن جا اور پیچھے اہل وعیال میں ہمارا خلیفہ بن جا (اور ان کی حفاظت فرما) اے اللہ میں سفر کی سختی، پریشان کن منظر، اہل وعیال اور مال میں بری واپسی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: اور نفع کے بعد نقصان اور مظلوم کی بد دعا سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔"

۴۔ سفر کیلئے مناسب ایام واوقات کا انتخاب کرنا

رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ سے سفر کیلئے مناسب دن اور وقت کا انتخاب بھی ملتا ہے، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ آپ ﷺ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے اور آپ نے امت کیلئے صبح کے وقت میں برکت

11۔ مسلم بن الحجاج القشيري، صحیح مسلم، دار السلام للنشر والتوزیع، ریاض، 2000، ج1، ص566، 567۔
Muslim b. Hajjāj Al-Qushayrī, Al-Ṣaḥīḥ, Dār Al-sal¥m,al-riy¥z, vol.1, p566-567

کی دعاء فرمائی ہے، اس لئے آپ ﷺ بھی کسی کام کیلئے دن کا پہلا پہر منتخب فرماتے، اور آپ ﷺ نے رات کے سفر کی بھی تلقین فرمائی ہے، اور یہ کہ سخت گرمی میں بھی سفر نا کیا جائے۔ ان سب اوقات میں اپنی اپنی حکمت پنہاں ہے، جیسا کہ صحرائی سفر کیلئے صبح اور رات کا وقت نہایت موزوں ہے، تا کہ تپتی ریت سے بچا جا سکے، اور رزق کی تلاش میں صبح کا وقت بہت مناسب اور برکت والا ہے، اور آج کل لمبے سفر کیلئے رات کا وقت مناسب ہوتا ہے کیونکہ دن کو رش، شور وغل اور گرد وغبار وغیرہ کی وجہ سے سفر جلد طے نہیں ہوتا وغیرہ۔ ذیل میں چند احدیث مبارکہ ذکر کرتے ہیں جن میں سفر کیلئے مناسب ایام ووقت کا انتخاب ملتا ہے۔

"عن الزهري قال أخبرني عبد الرحمن بن كعب بن مالك أن كعب بن مالك رضي الله عنه كان يقول: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يوم الْخَمِيْس[12]".

"امام زہری روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ مجھے عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے بتایا کہ کعب بن مالک (رضي الله تعالی عنهم) فرمایا کرتے تھے کہ: بہت کم ہی ایسا ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن سفر پر نکلتے۔"

"عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن أبيه رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم خَرَجَ يومَ الْخَمِيْسِ فِي غَزْوَة تَبُوك، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يومَ الْخَمِيْسِ[13]".

"عبد الرحمن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم غزوہ تبوک کی طرف جمعرات کے دن روانہ ہوئے، اور آپ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے۔"

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ صبح کے وقت کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ دعاء فرمائی:

"اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بكُورِها[14]" "اے اللہ میری امت کے صبح کے وقت میں برکت ڈال دے۔"

اسی طرح ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: "عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ[15]"

---

[12]. بخاري، الصحیح، ج٣، ص١٠٧٨، رقم:2789

Bukh¥rÏ, Muhammad Bin ¢Ism¥¢Ïl, Al-sahÏh, vol:3, P:1078, #2789

[13]. بخاري، الصحیح۔ ج٣، ص١٠٧٨، رقم:٢٧٩٠

Bukh¥rÏ, Muhammad Bin ¢Ism¥¢Ïl, Al-sahÏh, vol:3, P:1078, #2790

[14]. أبو داود، السنن، رقم الحدیث٢٦٠٦، ج٢، ص٣٨٠.

Abū Dawūd, Sulaymānm b. Ashath, Al-sunan, #2606, vol:2, p:380

[15]. أبو داود، السنن، رقم الحدیث٢٥٧١، ج٢، ص٣٧٠.

"رات کا سفر کیا کرو اس لئے کہ زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے۔" ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

"عن معاذ بن جبل قال: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي غَزْوَةِ تَبُوك لَا يَرُوْحُ حَتَّى يُبْرِدَ[16]".

"سیدنا معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ نبی کریم غزوہ تبوک میں ٹھنڈے وقت میں روانہ ہوتے۔"

ان احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سفر کیلئے بہترین اور مستحب وقت اور دن یہی ہیں اور اگر اپنے معمولات ومصروفیات زندگی میں ان کے علاوہ کسی اور دن یا وقت میں بھی کیا جائے تو گناہ نہیں ہے، مثلا کسی کی چھٹیاں ان ایام کے علاوہ کسی اور دن آجاتی ہیں یا ہوائی جہاز یا کسی بھی سواری کی ٹکٹ ان ایام واوقات میں نہیں ملتی وغیرہ اور وہ سیاحت کرنا چاہ رہاہے تو جو دن اس کیلئے مناسب ہو سفر کرلے، اور اگر اختیار ہو تو انہیں اوقات وایام کا چناؤ کیا جائے، کیونکہ ان میں برکت وحکمت یقینا زیادہ ہے۔ اور حلال سیاحت میں ان اوقات وایام کا خیال رکھنا چاہئے۔

۵۔ سفر کیلئے اچھے رفیق کا انتخاب

سفر کیلئے اچھی صحبت کا انتخاب کرنا حلال سیاحت میں ایک ضروری امر ہے، اس سلسلے میں ایسے ساتھی کے ساتھ سفر کرے جو اس کا دین کے معاملات میں ایک اچھا معاون ہو، اور اچھا ناصح ہو، تاکہ اس کا سفر اللہ عزوجل اور اس کے حبیب کریم ﷺ کی اطاعت میں گزرے۔

اس میں بہت زیادہ حکمتیں ہیں، کیونکہ تنہائی میں بعض اوقات انسان سستی کر جاتاہے اور سیر وسیاحت میں مست ہوکر اپنے فرائض نماز وغیرہ میں کوتاہی کر بیٹھتاہے، اور اگر ساتھ اور لوگ بھی ہوں اور نیک ومتقی ہوں تو سفر میں اس سے فرائض تو کیا باقی معمولات بھی نہیں ترک ہونگے۔ اور وہ اچھی صحبت کی وجہ سے برائی سے بھی بچا رہے گا، اسی طرح اگر اکیلا مسافر خدانخواستہ بیمار ہوگیا یا موت واقع ہوگئی تو دوسرا ساتھی اس کے امور بخیر انجام دے سکتاہے، جیسے اس کی تیمار داری یا اس کی تجہیز وتکفین اور اس کا سامان بخیر اس کے گھر پہنچانا وغیرہ۔ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ جسے سیدنا ابن عمر نے روایت کیا، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

Abū Dawūd, Sulaymānm b. Ashath, Al-sunan, #2571, vol:2, p:370

16. احمد بن حنبل، المسند، مؤسسۃ قرطبہ، مصر. ج۵، ص۲۳۳، رقم:22089۔

Ahmad B. Hanbal, Al-musnad, Muassisah Qurtubah, Egypt.Vol:5, P: 233 #22089

"لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ[17]"

"اگر لوگوں کو اکیلے سفر (کی خرابیوں) کا اتنا علم ہو تا جتنا مجھے ہے تو کوئی اکیلا رات کو سفر نا کرتا۔"

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے جسے امام ترمذی نے سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے واسطے سے روایت کیا، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلاَثَةُ رَكْبٌ[18]"

"اکیلا سوار شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار صحیح قافلہ ہیں۔"

٦۔ سفر کیلئے اچھے اخلاق وحکمت والے کو امیر منتخب کرنا

سفر کیلئے اچھے اخلاق والے حکیم شخص وصاحب بصیرت کو امیر بنالینا شریعت اسلامیہ کے شروط وآداب میں سے ہے، جو سب کی مصلحتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مشاورت سے تمام امور سفر احسن طریقے سے سرانجام دے سکے۔ ارشاد نبوی ہے جسے سیدنا ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ[19]" "جب کسی سفر میں تین آدمی ہوں تو وہ آپس میں کسی ایک کو امیر منتخب کرلیں۔"

سیر وسیاحت کے عمومی شرائط وآداب کو زیر بحث لانے کے بعد اب عصر حاضر کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے بنیادی پہلوؤں، حلال کمائی(EARNING)، ذرائع مواصلات(Transporting)، رہائش گاہ(Hoteling)، خوراک(Food)، اور تفریح(Entertainment) جیسے بنیادی عناصر میں خصوصی شرائط وآداب پر الگ الگ گفتگو کی جائے گی۔

سفر کے بعض خصوصی آداب وشرائط

١۔ حلال کمائی(HALAL EARNING)

---

17. البخاری، الصحیح، رقم الحدیث ۲۹۰۰، ج۲، ص۱۸۵.
Bukh¥rï, Muhammad Bin ¢Ism¥¢ïl, Al-sahïh, vol:2, P:185, #2900

18. شیخ العلام عبد الرحمن ،جامع الترمذی مع شرحہ تحفۃ الأحوذی، ضیاء السنۃ إدارۃ الترجمۃ والتالیف،فیصل آباد پاکستان، ج۳، ص۲۱.
Shaykh ¢Abd Al-rehm¥n, Jamay¢ al-tirmidhï with its explanation, Dhiy¥ al-sunnah, Faisal Ab¥d, P¥kist¥n, vol: 3, p: 21

19. أبوداود، السنن، رقم الحدیث۲۶۰۸، ج۲، ص۳۷۱.
Abū Dawūd, Sulaymānm b. Ashath, Al-sunan, #2608, vol:2, p:371

شریعت مطہرہ میں مال کی بہت زیادہ اہمیت ہے، اس لئے علماء کرام نے حفظ مال کو مقاصد شریعت میں شامل فرما کر ضروریات خمسہ کی تکمیل فرمائی، مگر اس مال کی ملکیت کے حقدار ہونے کیلئے کچھ بنیادی اصول دیئے اور شرائط وآداب مقرر کئے، جن کے مطابق مکلف نے اگر مال حاصل کیا تو شرعی طور پر اس مال کا مالک بن سکتا ہے، ورنہ وہ مال اس کیلئے شرعاً ناجائز ہو جاتا ہے۔ ان اصولوں کا مقصد بھی انسانی حقوق کی حفاظت وپاسداری اور ان میں نزاع وفساد کو ختم کرنا وغیرہ ہے، تاکہ کوئی شخص بھی کسی کی مجبوری وغیرہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسرے پر ظلم نا کر بیٹھے وغیرہ۔ اس لئے سود، جوا، چوری، ڈکیتی وغصب شدہ طریقے سے حاصل کئے ہوئے مال کو نا صرف حرام فرمایا بلکہ ان میں سے بعض پر سزاء مقرر فرما کر اللہ تعالی نے انہیں اپنی حدود میں شامل فرما دیا۔ جیسے چوری کے بارے میں فرمایا:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُواْ أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا[20]

”اور چوری کرنے والا (مرد) اور چوری کرنے والی (عورت) سو دونوں کے ہاتھ کاٹ دو اس (جرم) کی پاداش میں جو انہوں نے کمایا ہے۔“

اسی طرح جو مال مالک کی رضا اور شریعت میں جائز کردہ اصولوں کے مطابق دوسرے کی ملکیت میں جائے وہ شرعی ملکیت کے منتقل ہونے کا سبب بنتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلاَ تَقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا[21]

”اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق طریقے سے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ تمہاری باہمی رضامندی سے کوئی تجارت ہو، اور اپنی جانوں کو مت ہلاک کرو، بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔“

ایک اور آیت مبارکہ میں ارشاد ربانی ہے کہ: وَأَحَلَّ اللّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا[22]

”اور اللہ نے تجارت (سوداگری) کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔“

---

[20]۔ المائدۃ ۵:۳۸

Al-mā᾿da, 5: 38

[21]۔ النساء ۴:۲۹

Al-nis¥, 4: 29

[22]۔ البقرۃ 275:2

Al-baqarah, 2:275

اور پھر بیوع میں کافی تفصیل ہے، جیسے اس بیع سے منع فرمایا گیا ہے جو ابھی ہاتھ میں نہیں ہے، حدیث مبارکہ میں ارشاد نبوی ہے کہ: "لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ[23]" "جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کی بیع نا کر۔"

حدیث مبارکہ میں کسب حلال پر بہت زور دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ[24]" "نماز کے بعد سب سے بڑا فریضہ حلال رزق طلب کرنا ہے۔"

ایک اور جگہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ[25]"

"لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو چیز وہ لے رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے۔" حلال سیاحت میں یہ بہت ضروری ہے کہ جس مال سے سیاحت کی جارہی ہو وہ مال شرعی طور پر اس کی ملکیت میں ہو، ناجائز و حرام نا ہو، کیونکہ اگر اس نے ایک ذرہ برابر بھی کسی کا مال ناحق لیا وہ اس کے لئے حلال نہیں ہوگا اور اس کے حلال مال میں بے برکتی و خسارے کا سبب بنے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اسے یوم محشر اللہ رب العزت کو اس ذرے کا حساب بھی دینا ہوگا، ارشاد ربانی ہے کہ: وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ[26]

"اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا۔"

2۔ذرائع مواصلات(Halal Transporting)

سواری اور مواصلات کے تمام ذرائع میں اسلامی شرائط و آداب کا لحاظ رکھنا از حد ضروری ہے، کسی بھی سفر کے پرسکون اور راحت افزاں ہونے میں ذرائع مواصلات اہم کردار ادا کرتے ہیں، اگر آپ کو اپنے مزاج کا ماحول

---

[23]. أبو داود، السنن، ٣/289، رقم:3503

Abū Dawūd, Sulaymānm b. Ashath, Al-sunan, #3503, vol:3, p:289

[24] ۔طبرانی، أبو القاسم سلیمان بن أحمد، المعجم الکبیر، مکتبۃ الزھراء، الموصل۔1983ء۔١٠/74،۔رقم:9993۔

Al-tabar¥nĪ, Abu al-q¥sim sulaym¥n b.Ahmad, al-mu¢jam al-kabĪr, Maktabah al-zahr¥ al-musal, 1983, vol: 10, p: 74, #9993

[25]. البخاری، الصحیح، رقم الحدیث ٢٠٠٧، ج١، ص٥٣٩.

Bukh¥rĪ, Muhammad Bin ¢Ism¥¢Īl, Al-sahĪh, vol:1, P:539, #2007

[26]۔ الزلزال ٩٩:٨۔

Al-Zilz¥l, 99: 8

نہیں ملتا تو سفر سیاحت میں بجائے تفریح وترویح نفس کے پریشانی اور تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ اس لئے حلال سیاحت میں یہ ایک ضروری عنصر ہے کہ جس سواری میں سفر کیا جارہا ہے اس میں اسلامی ماحول ہو، اس میں سفر کی ابتداء سنت کے مطابق دعاء سے کی جائے، اس کے میس مینیو میں کوئی بھی حرام چیز نا ہو، اور اس میں موجود لٹریچر اسلامی ہو، اور بس یا جہاز وغیرہ میں سفر ہے تو سکرین پر فلموں، گانوں اور بے ہودہ وفحاش پروگراموں کی بجائے اسلامی پروگرامز دکھائے جائیں، یا قرآن پاک سنایا جائے، تاکہ فحاشی سے بچا جاسکے جو کہ اللہ رب العزت کو ناپسند ہے، اس لئے قرآن کریم میں اس کی وعید آئی ہے، ارشاد ربانی ہے کہ:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[27]

"بیشک جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ (ایسے لوگوں کے عزائم کو) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

اور اسی طرح شریعت نے سفر کو نماز کیلئے عذر نہیں بنایا، نماز ہر حال میں مسلمان پر فرض ہے، ہاں البتہ سفر میں تخفیف کر دی گئی ہے کہ چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت کے ساتھ ادا کیا جائے، مگر معاف نہیں کی گئی، اگر دوران سفر نماز کا وقت آجائے تو اس کا باقاعدہ اعلان کیا جائے اور اس کے لئے بس وغیرہ کو روک کر خاص اہتمام سے نماز ادا کی جائے، کیونکہ شارع نے ہر نماز کا وقت مقرر کیا ہے، ارشاد ربانی ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا[28] ترجمہ: بیشک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے۔ اور سواری کی پاکٹ میں قرآن پاک اور ذکر واوراد ووظائف کی کتب ہونی چاہئیں، اور دوران سفر سب کے ساتھ اخلاق حسنہ کا مظاہرہ کیا جائے وغیرہ۔

سفر میں چونکہ انسان تھکاوٹ، مشقت اور تفریحی ماحول کی وجہ سے تغافل کا شکار ہو جاتا ہے، اس لئے حلال سیاحت میں ضروری ہے کہ وہ ایسے ماحول میں خود کو پابند شریعت بنائے، اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے ہمہ

---

[27] ۔ النور ۲۴:۱۹

Al-Nūr, 24: 19

[28] ۔ النساء ۴:۱۰۳

Al-nis¥, 4: 103

قسم خرافات و محرمات سے اجتناب و گریز کرے، تاکہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی نافرمانی اور غضب وغصے کا مستحق نہ ٹھرے،اور بجائے تفریح وترویح نفس کے اپنی دنیاوآخرت برباد نہ کر بیٹھے۔

3۔رہائش گاہ(Halal Hoteling)

کسی بھی ماحول کا انسانی شخصیت پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے،اگر آپ بذات خود ایک اسلامی ذہن کے حامل ہیں مگر آپ کے ارد گرد کا ماحول غیر شرعی ہو تو یہ ماحول آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی فیملی پر بھی کسی نا کسی جہت سے اثر انداز ہو گا،اس لئے قرآن حکیم میں تقوی کے باوجود اچھی صحبت پر بھی زور دیا گیا ہے،ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَكُونُواْ مَعَ الصَّادِقِينَ[29]

ترجمہ:اے ایمان والو!اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ صدق (کی معیت) میں شامل رہو۔

حلال سیاحت میں رہائش کیلئے اسلامی نقطہ نظر سے موزوں جگہ بہت اہمیت رکھتی ہے کہ وہ جگہ اسلامی شروط وآداب کے مطابق ہونی چاہیئے، اگر آپ سیاحت پر ہیں اور آپ کی ہوٹل میں ناچ گانا ہو رہا ہو، اور لوگوں کا لباس اسلامی اصولوں کے مطابق ناہو وغیرہ تو اس صورت میں آپ اپنی فیملی کے ساتھ سیاحت نہیں کرسکتے بلکہ ایک عار سمجھتے ہیں اور ہر وقت خوف لاحق رہے گا کہ اس فحش وعیاشی کے ماحول کا ہماری اولاد فیملی یا اپنی ذات پر برا اثر ہو سکتا ہے، جس سے اللہ عزوجل اور سول اکرم ﷺ کی اطاعت میں ہونے کی بجائے یہ سیاحت ناراضگی کا سبب بن سکتی ہے، پس ضروری ہے کہ ہوٹل میں ناصرف ڈانس کلب وغیرہ کی عدم موجودگی ہو بلکہ ہوٹل سے متصل یا اس کے اندر مسجد بھی ہونی چاہئے،اور اس میں با قاعدہ امام ہو، پانچ وقت کی اذان ہو تاکہ پانچ وقت کی نماز کا اہتمام ہوسکے، اور اچھی محافل وعظ وذکر کا اہتمام بھی ہو۔اور ہوٹل کے ہر کمرے میں جائے نماز کا موجود ہونا بھی ضروری ہے، اس کے ساتھ ساتھ قبلہ سمت کی تعیین کیلئے بھی کمرے میں کوئی نشان وغیرہ ہونا چاہئے، اور کمروں میں میزبان مرد وخواتین مسافروں کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ خلوت ناہونے پائے، اور ان کا لباس بھی شریعت کے عین مطابق ہو۔ ہوٹل کے مین ہال میں سکرین پر بھی اسلامی پروگرامز دکھائے جائیں، اور غیر شرعی پروگرامز سے بہر صورت گریز کیا جائے، اور کمروں میں موجود ٹی وی پر بھی ایسے پروگرامز اور چائینلز ہوں جو شریعت مطہرہ کے اصولوں کے مخالف نا

---

[29]۔التوبہ ۱۱۹:۹

Al-Tawbah, 9: 119

ہوں، اور حرام مشروبات وحرام کھانے کی اشیاء کا ہوٹل کے کمروں یا کسی بھی احاطہ میں لانا ممنوع ہو وغیرہ۔ اسی طرح ہوٹل میں کسی بھی فعل حرام کے ارتکاب کا ذریعہ نا ہو جیسے جوا وغیرہ، کیونکہ یہ شریعت مطہرہ میں ممنوعہ امور ہیں، ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[30]

”اے ایمان والو! بیشک شراب اور جُوا اور (عبادت کے لئے) نصب کئے گئے بُت اور (قسمت معلوم کرنے کے لئے) فال کے تیر (سب) ناپاک شیطانی کام ہیں۔ سو تم ان سے (کلیتاً) پرہیز کرو تاکہ تم فلاح پاجاؤ۔“

4۔ حلال خوراک (Halal Food)

اچھی غذاء کا انسانی زندگی پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے، اس لئے کہتے ہیں کہ جو کھاؤ گے وہی بنو گے۔ حلال غذاء انسانی جسم میں عبادت کے ذوق میں اضافی کرتی ہے، حلال کھانے والے کے چہرے میں نور اور زندگی ورزق میں برکت ہوتی ہے، حلال کھانے والے کی فطرت میں حیاء صالحیت اور تقوی جیسے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ اسلام نے جن غذاؤں کو ہم پر حرام کیا ہے وہ حفظان صحت وصفائی وغیرہ کے اعتبار سے ہمارے لئے مضر ہیں، یہی وجہ ہے کہ یورپ میں غیر مسلم بھی حلال کھانوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ حلال سیاحت میں حلال غذاء سب سے اہم اور بنیادی عنصر ہے۔ کھانے کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً[31]

ترجمہ: اے لوگو! زمین کی چیزوں میں سے جو حلال اور پاکیزہ ہے کھاؤ۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ[32]"

”ایسا جسم جسے حرام غذاء دی گئی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

---

[30]۔ المائدۃ۵:۹۰

Al-mā᾽da, 5: 90

[31]۔ البقرۃ:۱۶۸

Al-baqarah, 2: 168

[32]۔ أبو یعلی، أحمد بن علی، المسند، دار المأمون للتراث، دمشق۔ ۱۹۸۴ء۔ ۱/84، رقم:83

Abū Yaʿla, Ahmad b. Ali, al-musnad, D¥r al-mamoon, Dimashq, 1984. Vol:1, p:84, #83

حرام اشیاء میں حرام جانور، انسانی اعضاء، مضر صحت اشیاء، نشہ آور اشیاء، نجس وغلیظ چیزیں وغیرہ شامل ہیں۔ حلال سیاحت میں جو ہوٹل ہو اس میں نا صرف یہ کہ حلال کھانے کا اہتمام ہو بلکہ حرام کھانے بالکل ہی نا ہوں، اس کے میس مینیو میں کوئی خنزیر، کتا وغیرہ کا گوشت سرے سے ہو ہی نہیں بلکہ صرف اور صرف حلال کھانے ہوں، اور اسی طرح پینے میں بھی صرف حلال مشروبات ہوں اور حرام مشروبات و مطعومات کا اس ہوٹل کے میس میں ہونا بھی غیر قانونی ہو، اور اس کھانے میں نا صرف یہ کہ حرام جانور نا ہو بلکہ حلال جانور بھی حلال طریقے سے اور شرعی قواعد کے مطابق ذبح کیا گیا ہو جیسے تکبیر پڑھی گئی ہو وغیرہ، اسی طرح انسانی اعضاء عظمت وکرامت کے پیش نظر حرام ہیں، اور ہر وہ کھانا جو اپنی اصل کے اعتبار سے اگرچہ حلال بھی ہو مگر بعد میں انسانی صحت کیلئے مضر ہو گیا ہو وہ بھی حرام ہے اور وہ طیب کے خلاف ہے، جیسے سستے اور مسلسل استعمال شدہ تیل میں پکا ہوا کھانا جو انسانی صحت کیلئے مضر ہو جائے، یا گلے سڑے فروٹ وغیرہ۔ اور صفائی کا بھی بہت خیال کیا جائے۔ اسی طرح غیر اسلامی ممالک میں اس کا بہت زیادہ خیال رکھا جائے کیونکہ حلال کھانوں کا اہتمام کرنے کے باوجود وہ اس طرح احتیاط نہیں برت سکتے جیسے ایک مسلمان، سمجھانے کیلئے ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ کسی غیر اسلامی ملک میں مچھلی کو جس تیل میں تیار کیا گیا اسی تیل میں پہلے کچھوا تیار کیا گیا تھا، پوچھنے پر جواب یہ دیا گیا کہ پانی میں ایک ساتھ مچھلی اور کچھوا رہ سکتے ہیں تو تیل میں کیوں نہیں پک سکتے، تو پتہ چلا کہ غیر مسلم لوگ کھانے میں اس دقت سے نہیں دیکھتے جس طرح ایک مسلمان دیکھتا ہے۔

5۔ حلال تفریح (Halal Entertainment)

سیر و تفریح اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، اور نعمتوں کے نزول کے وقت مالک کی رضا اور خوشنودی کو مد نظر رکھنا مومن کا امتیاز ہے، کیونکہ اللہ کریم نعمت دے کر بھی آزماتا ہے جس طرح نعمت چھین کر آزماتا ہے۔ لہذا بندہ مومن کو بہر صورت اس کی رضا جوئی کو مقدم کرنا چاہیئے، تاکہ اس طرح وہ شکران نعمت کرکے اس کی نعمتوں سے وافر حصہ پاسکے، فرمان خداوندی ہے:

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ[33]

[33]۔ ابراہیم۷:۱۴

Ibr¥hÏm, 14: 7

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے آگاہ فرمایا کہ اگر تم شکر ادا کروگے تو میں تم پر (نعمتوں میں) ضرور اضافہ کروں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب یقیناً سخت ہے۔

سیاحت کے بنیادی مقاصد میں ترویح نفس اور تفریح ہوتے ہیں جنہیں راحت لینے اور خوشی حاصل کرنے کے مفہوم میں لیا جا سکتا ہے۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ راحت کے حصول میں سیاح شرعی حدود سے نکل جاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو اس بات سے تسلی دیتے ہیں کہ ہم سیاحت میں ہیں جو چاہیں کریں اور کوئی روک ٹوک بھی نہیں ہوتی، اس طرح وہ تفریح کا ایسا سامان کرتے ہیں جو اللہ عزوجل اور رسول کریم ﷺ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔ مثلا بعض اوقات لوگ سیاحت کے دوران فلموں، ناچ گانوں یہاں تک کہ بدکاری وفحاشی تک کا بھی ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، جس سے وہ نہ صرف آخرت میں عذاب الٰہی کے مستحق قرار پاتے ہیں، بلکہ انہیں دنیا میں بھی ذلت ورسوائی اور خسارے سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَن يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ[34]

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے تجاوز کرے اسے وہ دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اس کے لئے ذلّت انگیز عذاب ہے۔

لہذا حلال سیاحت کیلئے ضروری ہے کہ شریعت مطہرہ کے اصولوں کا لحاظ رکھا جائے، اور اختلاط سے بچا جائے کہ سوئمنگ پول مردوزن کے الگ الگ ہونے چاہئیں، اور پھر ستر کا بھی خیال کیا جائے کہ وہ ننگا نہ ہو اور کسی بھی قسم کا غیر شرعی کام نہ ہونے پائے۔ فحش گوئی سے پرہیز کی جائے بلکہ اخلاق کے ساتھ اور اچھا مزاح کیا جائے اور مزاح میں جھوٹ سے بھی بچا جائے۔ جیسا کہ عموما دیکھا جاتا ہے کہ یونیورسٹیز وکالجز یا مختلف اور شعبہ جات کے مخلوط تفریحی ٹورز میں لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان بے جا وغیر شرعی مزاح اور بے ہودہ شعر وشاعری کا مقابلہ وغیرہ، جو کہ حلال سیاحت کے عمومی مزاج کے بالکل منافی تصور کیا جاتا ہے۔ بلکہ ایسے ٹورز میں لڑکوں اور لڑکیوں کے مابین اخلاقی وشرعی اقدار کو سامنے رکھ کر اپنے تفریحی سفر کو مکمل کیا جائے، تاکہ تفریح کے ساتھ شریعت کی پاسداری بھی ملحوظ خاطر رہے، اور والدین کیلئے شرم وعار کا باعث بھی نہ بنیں۔

---

[34]۔ النساء ۴:۱۴۔

Al-nis¥, 4:14

اسی طرح میچ یا گیم وغیرہ ہے تو وہاں بھی غیر شرعی اختلاط سے بچا جائے، اور نا ہی ناچ گانا یا غیر شرعی کام کا اہتمام کیا جائے، تاکہ تفریح ذہنی آسودگی کا ذریعہ بھی بنے اور اللہ عزوجل ورسول کریم ﷺ کی رضا و خوشنودی کا سبب بھی۔ نیز پارک ودیگر تفریحی مقامات میں بھی اس طرح کے غیر شرعی امور سے بچا جائے۔

نتائج وسفارشات

اس علمی بحث کے اہم نتائج اور سفارشات درج ذیل سطور میں الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں۔

نتائج

۱۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں بشمول سیر وسیاحت کے اسلامی شرائط وآداب بالتفصیل بیان کرتا ہے۔

۲۔ اسلامی سیر وسیاحت جسے عصر حاضر میں حلال سیاحت کا نام دیا جاتا ہے سیاحت کے تمام شرعی آداب وشروط کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔

۳۔ اسلامی سیاحت جسے حلال سیاحت کی اصطلاح سے جانا جاتا ہے یہ کسی اسلامی ذہن رکھنے والے کے ساتھ ساتھ جدید ذہنیت کے مالک کیلئے بھی تفریح نفس کیلئے ایک مفید سیاحت ہے۔

۴۔ حلال سیاحت کسی ملک کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

۵۔ حلال سیاحت کا شعور موجودہ معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔

۶۔ حلال سیاحت اسلامی اصولوں پر مبنی سیاحت ہے، جو سب کیلئے یکساں مفید ہے۔

۷۔ حلال سیاحت کے عمومی شروط وآداب کے ساتھ ساتھ پانچ بنیادی پہلو ہیں: حلال کمائی، ذرائع مواصلات، رہائش، خوراک اور تفریح۔

سفارشات

۱۔ اسلامی سیاحت یا حلال سیاحت کے لئے حکومتی ونجی سطح پر عملی اقدامات کئے جائیں، تاکہ ایک مسلمان شرعی آداب وشرائط کے ساتھ تفریح نفس کر سکے۔

۲۔ اسلامی سیاحت کے شعور وآگاہی کیلئے ٹی وی چینلز میں خصوصی ٹرانسمیشن کا اہتمام کیا جائے۔

۳۔ سکولوں کالجز کی سطح پر سیمینار کرا کے حلال سیاحت کی اصطلاح واس اسلامی سیاحت کی اہمیت اجاگر کی جائے۔

۴۔ نصاب میں حلال سیاحت پر مضامین شامل کئے جائیں۔

۵۔وزارت سیاحت میں حلال سیاحت کا الگ ڈیپارٹمنٹ بنا کر اسے متحرک کیا جائے۔

٦۔یونیورسٹیز میں حلال ایجوکیشن کا باقاعدہ اہتمام کیا جائے جس میں عصری تقاضوں کے مطابق حلال کے تمام پہلوؤں پر تفصیلی تعلیم دی جائے، جیسے حلال بنک، حلال میڈیا، حلال سیاحت اور حلال فیشن وغیرہ۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License